Al-Azhār

Volume 8, Issue 1 (Jan-June, 2022)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/18

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/328

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v8i01.328

Title Kid's Attachment with Social Media and Responsibleties of Parents: An Analytical Study of (Monetring Apps in the Light of Islamic Teachings)

Author (s): Muhammad Saeed and Dr. Noor Hayat Khan

Received on: 26 June, 2021

Accepted on: 27 May, 2022

Published on: 25 June, 2022

Citation: Muhammad Saeed and Dr. Noor Hayat Khan, "Construction: Kid's Attachment with Social Media and Responsibleties of Parents: An Analytical Study of (Monetring Apps in the Light of Islamic Teachings)," Al-Azhār: 8 no, 1 (2022): 73-94

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

بچوں کا سوشل میڈیا سے انسلاک اور والدین کی ذمہ داریاں

(مانیٹرنگ ایپس کا اسلامی تعلیمات سے تقابلی جائزہ)

Kid's Attachment with Social Media and Responsibleties of Parents: An Analytical Study of (Monetring Apps in the Light of Islamic Teachings)

*محمد سعید

**ڈاکٹر نور حیات خان

Abstract

In the current situation, modern media has affected every sector of the society, its impact on the field of education and training is very deep and two-sided and the issue of children is very sensitive. The use of social media by children in Pakistan is increasing day by day and parents' negligence in this regard is irreparable.

Parents cannot keep an eye on their children's social media activities due to their busy schedules. Keeping this in mind, various digital companies have developed parental monitoring apps, which is a great convenience for parents.

A comparative study is conducted in the light of Islamic teachings which includes the feature of selecting appropriate content for children, controlling the child's social media time and setting aside time for other off lion activities.

In the light of this research, it is recommended that parents use these apps to protect their children from the negative effects of social media. Furthermore, the independently use of social media by children should be discouraged at the societal level. Powerful institutions (Media, Education etc.) should play their rule regarding discouraging the usage of social media by children without monitoring of their parents. The government needs to limit the independent usage of social media by children through parental training and legislation.

Key Words: Modern Media, Parents 'negligence, Children's social media, Education

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، نمل یونیورسٹی، اسلام آباد

**ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، نمل یونیورسٹی، اسلام آباد

جدید ذرائع ابلاغ نے اپنی اہمیت، افادیت، وسعت اور کشش کی وجہ سے معاشرے پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔ دیگر شعبوں کی طرح امور تعلیم و تربیت پر جدید ذرائع ابلاغ کے وہ اثرات [مثبت و منفی] مرتب ہوئے ہیں جو کسی ذی شعور سے مخفی نہیں۔ موجودہ حالات میں والدین کے لئے بچوں کو سوشل میڈیا آلات سے مکمل طور پر محفوظ رکھنا ناممکن ہو چکا ہے، اگر والدین گھر میں اس پر پابندی بھی لگاتے ہیں تو بھی بچے کسی نہ کسی طریقے سے ان سے منسلک ہو ہی جاتے ہیں، رشتہ داروں اور دوستوں سے روابط اور تعلیمی سرگرمیوں میں اس کا استعمال تو دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ کرونا[1] صورتحال میں تعلیمی اداروں کی مسلسل اور طویل بندش نے آن لائن تعلیم کو فروغ دیا جس نے سوشل میڈیا آلات تک بچوں کی دسترس کو مزید آسان کر دیا، اگرچہ پاکستان کے معروضی حالات (تعلیمی اداروں کے پاس جدید ذرائع ابلاغ کے حوالے سے فنڈ اور ماہرین کی عدم دستیابی، والدین کے پاس جدید ابلاغی آلات کا فقدان ، معاشرتی سطح پر جدید ابلاغی آلات کے استعمال کی عدم تربیت) کی وجہ سے آن لائن تعلیمی سرگرمیوں کے خاطر خواہ فوائدہ حاصل نہیں کیے جا سکے[2] تاہم اس کی وجہ سے بچے سوشل میڈیا کے ساتھ منسلک ہو چکے ہیں اور ان حالات میں جب سوشل میڈیا ہر شعبہ زندگی پر حاوی ہو چکا ہے، بچوں کا اس سے منسلک اور متاثر ہونا بدیہی امر ہے۔

بچے جو ملک و ملت کا سرمایہ ہوتے ہیں، ان کی حفاظت اور تربیت روشن مستقبل کی ضمانت ہے اس کے برعکس اگر بچوں کی مناسب تعلیم و تربیت نہ کی جائے تو وہ نہ صرف والدین بلکہ ملک و قوم کے لئے بھی شدید پریشانی کا سبب بن جاتے ہیں اس لئے ہر تہذیب و ملت میں بچوں کی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور دین اسلام تو انسانوں کی فلاح و بہود [3] ہی کا دوسرا نام ہے جس کا آغاز تعلیم و تربیت[4] کے اہتمام سے ہوا ہے۔ لہذا اس نے نہ صرف بچوں کی تعلیم و تربیت کے خصوصی اقدامات کئے ہیں بلکہ اس کے لئے والدین سمیت اسلامی معاشرے کو بھی اس کا ذمہ دار قرار دیا ہے[5]۔

یوں تو ہر دور میں تربیت اولاد کی اہمیت مسلم اور ضروری رہی ہے اور اہل علم نے تحریری اور تقریری شکل میں ہمیشہ اس کی ترغیب دی ہے اور تربیت اولاد کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ان اصول و ضوابط کو بھی بیان کیا جو تربیت اولاد میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ انہی اصول و ضوابط سے راہ نمائی لیتے ہوئے ہر دور میں نیک اور صالح والدین نے اپنی اولاد کی تربیت کر کے انہیں اس مقام تک پہنچایا کہ ملت اسلامیہ

کو آج بھی ان پر فخر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کے حوالے سے جو دعائیں سکھلائیں ہیں ان میں سے ایک دعا کے الفاظ یوں ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ [6]

"اور وہ (عباد الرحمن) کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقین کا امام بنا"۔

اس آیت کریمہ کے الفاظ "ہمیں متقین کا امام بنا" اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اسلام کا معیار تربیت کس قدر بلند ہے کہ والدین دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں ایسی اولاد دے جو "متقین" کی قیادت وامامت کرنے والی ہو، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ضمناً والدین کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کی ہے کہ معاشرے کو قابل رجال فراہم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ والدین اپنی اولاد کی عمدہ تربیت کا اہتمام کریں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اولاد اس دنیا کی زینت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [7]

"مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت (خوبصورتی) ہیں"۔

اولاد جو زندگی کی زیب وزینت کا باعث ہے عمدہ تعلیم وتربیت کی مرہون منت ہے اس کے بغیر اولاد کی خوبصورتی بھی باقی نہیں رہے گی۔ اور انسان اگرچہ اشرف المخلوقات ہے تاہم اس کے بچے کو سب سے زیادہ تربیت اور نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر یہ ضرورت عمدہ طریقے سے پوری نہ ہو تو اس کے نتائج اولاد کے بگاڑ کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں جو والدین کے لئے دردِ سر اور معاشرے کے لئے تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔

اولاد کے بگاڑ کا ایک اہم ذریعہ جدید ذرائع ابلاغ ہیں، جدید ذرائع ابلاغ (سوشل میڈیا) کی وجہ سے بچوں پر مرتب ہونے والے اثرات کسی ذی شعور سے مخفی نہیں ہیں اور اس کی بنیادی وجہ والدین کی تربیت اولاد کے حوالے سے عدم توجہی اور لاعلمی ہے۔ محترم فہد سلیم [8] اپنے آرٹیکل میں لکھتے ہیں مغرب میں حکومتی سطح پر والدین کے لئے بچوں کی پرورش اور تربیت کے متعلق کلاسز اور ورکشاپس معمول کا حصہ ہیں اس کے برعکس پاکستان میں ایسی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہیں اور پاکستانی والدین کی ناقص تربیت کا ایک مظہر یہ ہے کہ وہ بلا سوچے سمجھے بچوں کو ذرائع ابلاغ کے حوالے کر دیتے ہیں [9]۔ اور اس وقت جدید ذرائع ابلاغ بچوں کا دوسرے والدین کا روپ

دھار کر ان کی سماجی، جذباتی، علمی اور جسمانی نشوونما کو پر زور طریقے سے متاثر کر رہا ہے۔

بچوں کی تعلیم وتربیت میں جدید ذرائع ابلاغ کا کردار سب سے نمایاں اور اہم ہے اور خصوصا ان حالات میں جب جدید ٹیکنالوجی نے چھوٹے مواصلاتی آلات (Smart Communication devices) تیار کر کے ایک انقلاب برپا کر دیا اور انہی آلات کی وجہ سے معاشرے میں سوشل میڈیا ہر فرد کی دسترس میں ہے جسے وہ کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ استعمال کر سکتا ہے۔ ان میں لیپ ٹاپ {Laptop}، ٹیبلیٹ {Tablets} ، آئی پیڈز {iPads} یہاں تک کہ نارمل موبائل فون {Smart Phone} بھی شامل ہیں۔ ان چھوٹے مواصلاتی آلات (Smart Communication devices) کے عام ہونے کی وجہ سے ہر دوسرا بچہ جدید ذرائع ابلاغ سے وابستہ ہے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ افراد کو فعال ذرائع ابلاغ شرکاء، باشعور عوام، اور باخبر شہری بنایا جائے تا کہ وہ ذرائع ابلاغ کے مواد کو سمجھنے، تجزیہ کرنے اور صحیح غلط میں تمیز کرنے کی صلاحیتوں سے واقف ہوں [10]۔ جدید ذرائع ابلاغ سے معاشرے کے جس طبقے کی تعلیم وتربیت سب سے زیادہ متاثر ہو رہی ہے وہ "بچے" ہیں اور والدین کی غفلت اس میں مرکزی کردار ادا کر رہی ہے، اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے والدین کو قابل ذکر کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

بچوں کا سوشل میڈیا سے متاثر ہونا ایک عالمی مسئلہ ہے، اس وقت ترقی یافتہ ممالک بھی اس کو ایک چیلنج کے طور پر لے رہے ہیں اور بچوں کو سوشل میڈیا کے نقصانات سے بچانے کے لئے کئی قسم کے اقدامات کئے جا رہے ہیں جن میں قانون سازی، والدین اور بچوں کی تربیت اور سوشل میڈیا ایجوکیشن کے علاوہ ایک اہم قدم بچوں کی آن لائن نگرانی ہے اور اس کے حصول کے لئے فیملی لنک ایپس (Family Link Apps) کا اجراء کیا گیا ہے۔ ان ایپس کو بنانے کا مقصد بچوں کو والدین کے ساتھ منسلک رکھنا ہے تاکہ بچے سوشل میڈیا کے نقصانات سے بچ کر اس کے فوائد سے استفادہ کر سکیں۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ

اس سلسلے میں جب ہم سابقہ تحقیقات کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان مقالات میں جدید ذرائع ابلاغ (سوشل میڈیا) کے تعارف، بچوں پر اس کے عمومی اثرات اور والدین کی بعض ذمہ داریوں پر بات کی گئی ہے جیسا کہ محترم ڈاکٹر نور حیات صاحب کا مقالہ "دور جدید میں میڈیا کی ضرورت و اہمیت اور حقیقت احوال " ہے اس میں ڈاکٹر صاحب نے دور جدید میں میڈیا کے کردار پر بہت عمدہ لکھا ہے تاہم ہم بچوں، اور والدین اور

سوشل میڈیا کے حوالے سے اس میں خلا ہے محترمہ میمونہ تبسم نے اپنے مقالے "اسلامی تناظر میں بچوں کی تربیت اور والدین کی ذمہ داریوں کا جائزہ" میں والدین کے کردار کا بڑی عمدگی سے ذکر کیا ہے تاہم اس میں جدید ذرائع ابلاغ کا کوئی تذکرہ نہیں ہے مزید براں پروفیسر ڈاکٹر سید عبد المالک آغانے نے اپنے مقالے "اسلام اور جدید میڈیا" میں میڈیا کے کردار اور اس کی اصلاح کے معاملے کو بڑے عمدہ طریقے سے لکھا ہے تاہم بچوں کا تذکرہ اس میں بھی مفقود ہے۔اس سلسلے میں ڈاکٹر سعید الرحمن صاحب کا مقالہ 'جدید سماجی ذرائع ابلاغ کے استعمال و اثرات کا اسلامی تناظر میں علمی جائزہ" ایک بہترین تحریر ہے جس میں انہوں نے معاشرے پر جدید سماجی ذرائع ابلاغ یعنی سوشل میڈیا کے منفی اور مثبت اثرات کا تجزیہ پیش کیا ہے لیکن اس میں بھی بچوں پر اس کا اثرات کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔اس سلسلے میں ڈاکٹر عبد القیوم صاحب کا مقالہ "Role of Social Media in the light of Islamic teaching" بھی ایک عمدہ تحقیقی کاوش ہے تاہم اس میں بھی بچوں کا معاملہ زیر بحث نہیں لایا جاسکا،اس سلسلے میں محترمہ ام سلمہ کا مقالہ "Role and Effects of Social Media on Family and society" قابل ذکر ہے جس میں انہوں نے سوشل میڈیا کے عمومی اثرات کا جائزہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں پر اس کے اثرات اور اس سے نمٹنے کے لیے والدین کے کردار پر بھی کچھ بات کی ہے تاہم سوشل میڈیا کی وسعت کیوجہ سے والدین کو کئی جہات سے موثر رہنمائی کی ابھی بھی شدید ضرورت ہے اس میں ایک جہت بچوں کی آن لائن نگرانی ہے اوراب تک کی تحقیقات میں بچوں کی آن لائن نگرانی کے حوالے سے فیملی لنک ایپس (Family Link Apps) کا اسلامی تعلیمات سے کوئی موازنہ نہیں پیش کیا گیا اسی کمی کو پورا کرنے کے لیے یہ مقالہ تحریر کیا جارہا ہے۔

بچوں کی آن لائن نگرانی کی ضرورت واہمیت

جدید ذرائع ابلاغ (سوشل میڈیا) سے بچوں کا متاثر ہونا ایک فطرتی تقاضہ اور وقت کی ضرورت ہے، جدید ذرائع ابلاغ کے اس دور جہاں ایک طرف بچوں کو سوشل میڈیا سے دور رکھنا ناممکن ہے تو دوسری طرف اس کے گہرے منفی اثرات کا ادارک نہ کرنا بھی حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے اور موجودہ دور میں جب والدین اپنی گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے اولاد کی لئے زیادہ وقت نہیں نکال سکتے اور ان کی تربیت کے لئے بھی متفکر رہتے ہیں اور تربیت اولاد کے لئے میں مختلف افراد اور اداروں کی خدمات بھی حاصل کرتے ہیں لیکن سوشل میڈیا کے حوالے والدین تساہل پسندی کا شکار ہیں اور ان حالات جب بچے والدین کی پرواکئے بغیر جدید ذرائع ابلاغ پر موجود ہیں تو ان کی آن لائن نگرانی کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اگر یہ نگرانی والدین نہیں کریں گے تو کون کرے گا موجودہ دور میں جدید ذرائع ابلاغ کے متعدد ایسے آلات ہیں جو انٹرنیٹ کے ساتھ وابستہ ہیں اور بچوں کی روزمرہ کی دسترس میں

ہیں اور ان پر نامناسب مواد بھی موجود ہے اور والدین ہمیشہ بچے کے ساتھ نہیں رہ سکتے لہذا بچوں کی حفاظت کے لئے آن لائن نگرانی کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے اور اسی نگرانی کے دوران ہی بچوں کو درست اور غلط کا علم ہو گا اور وہ اس کا مناسب استعمال کرنے کے قابل ہوں گے اور خصوصاً ان حالات میں جب جدید ذرائع ابلاغ فرد کی تعلیم وتربیت پر بہت زیادہ اثر انداز ہو رہے ہوں تو وہ بچے جو اپنا بیشتر وقت آن لائن گزارتے ہیں کی مختلف سائیٹس استعمال کرتے ہیں تو ان کو اس کے منفی اثرات سے بچانا نہایت ضروری ہے اور ان آلات بچوں کی تعلیم وتربیت میں ممد ومعاون بنانے کے لئے والدین کی شمولیت بہت ضروری ہے۔ جرمنی کے ادارہ صحت عامہ کی ایک رپورٹ (جو پاکستانی معاشرے کے سروے پر مشتمل ہے) کے مطابق والدین کے عدم نگرانی میں استعمال ہونے والے جدید ذرائع ابلاغ کے منفی اثرات والدین کی زیر نگرانی میں استعمال ہونے والے جدید ذرائع ابلاغ کی نسبت بہت زیادہ ہیں [11]۔ اس لئے جدید ذرائع ابلاغ کے حوالے سے والدین کی سستی نہ صرف بچے کے لئے بلکہ والدین کے لئے بھی شدید نقصان کا باعث بن سکتی ہے، کیونکہ بچوں کی اکثریت اپنے فائدے اور نقصان سے اچھی طرح آگاہ نہیں ہوتی اور نہ ہی آن لائن معاملات کے حوالے سے زیادہ باشعور ہوتے ہیں اس لئے ان کی تعلیم وتربیت شدید متاثر ہوتی ہے، ایک اور سروے کے مطابق یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اولاد کی ناقص تعلیم وتربیت کی ایک بڑی وجہ والدین کی عدم توجہی ہے [12]۔ محترمہ شازیہ خان اپنے مقالے میں تحریر کرتی ہیں:

> "Empirically, it can be said that parents and society should teach the proper use of mobile phone to their children and how they can save their children from the harmful object.[13]
>
> ”مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ والدین اور معاشرے کو اپنے بچوں کو موبائل فون کا صحیح استعمال سکھانا چاہیے اور اس طرح وہ اپنے بچوں کو نقصان دہ چیز سے بچاسکتے ہیں“۔

شریعت اسلامیہ نے تو بچوں کی مکمل تربیت کی ذمہ داری ہی والدین پر عائد کی ہے اور اولاد کی اخلاقی اور روحانی حفاظت اہل ایمان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ [14]

”اے ایمان والو تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ“۔

اس آیت کریمہ کی تشریح میں مولنا سید ابو الاعلی مودودی لکھتے ہیں:

"یہ آیت بتاتی ہے کہ ایک شخص کی ذمہ داری صرف اپنی ذات ہی کو خدا کے عذاب سے

بچانے کی کوشش تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا کام یہ بھی ہے کہ نظام فطرت نے جس خاندان کی سربراہی کا بار اس پر ڈالا ہے اس کو بھی وہ اپنی حد استطاعت تک ایسی تعلیم و تربیت دے جس سے وہ خدا کے پسندیدہ انسان بنیں، اور اگر وہ جہنم کی راہ پر جا رہے ہوں تو جہاں تک بھی اس کے بس میں ہو، ان کو اس سے روکنے کی کوشش کرے۔ اس کو صرف یہی فکر نہیں ہونی چاہیے کہ اس کے بال بچے دنیا میں خوشحال ہوں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اسے یہ فکر ہونی چاہیے کہ وہ آخرت میں جہنم کا ایندھن نہ بنیں" [15]

یوں تو تربیت اولاد کے لئے اسلامی معاشرے کا ہر فرد ذمہ دار قرار دیا گیا ہے تاہم خاندان کے افراد کے بارے میں والدین کی حساسیت کو آپ ﷺ نے درجہ ذیل حدیث میں اس انداز سے کیا ہے:

" «أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»" [16]

" آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور تم سب سے ان کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا پس وہ امیر جو لوگوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور جو آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمہ دار ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

شریعت نے نہ صرف والدین کو اولاد کی تربیت کی ترغیب دی ہے بلکہ اس میں سستی کے نقصانات سے بھی آگاہ کیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر والدین اولاد کی تربیت میں سستی کا مظاہرہ کریں گے تو اس کا نتیجہ اولاد کے بگاڑ کی شکل میں سامنے آئے گا اور یہ بگاڑ بسا اوقات کفر تک جا پہنچتا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ [17]

"ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنادیتے ہیں"۔

یہ حدیث والدین کی تربیت کے اثرات کی گہرائی بیان کرتی ہے اور اس سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اولاد کی تعلیم و تربیت مسئلے میں والدین کا کردار کس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں لاپرواہی اولاد کی دنیا تو ایک طرف رہی آخرت بھی بگاڑ دیتی ہے اس سے اولاد کی نگرانی کی اہمیت کی سمجھ آتی ہے اور جدید ذرائع ابلاغ جو کہ فتنوں کی آمجگاہ ہیں ان میں اپنے بچوں کو لاوارث کس طرح چھوڑا جا سکتا ہے جبکہ شریعت نے تو بچوں کو ان نقصان دہ امور سے بھی بچانے کے لئے تلقین کی ہے جو بظاہر نظر نہیں آتے لیکن بچوں کے لئے پریشانی کا سبب بنتے ہیں، صحیح بخاری میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ، أَوْ أَمْسَيْتُمْ، فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ"[18]

"جب رات شروع ہو جائے یا رات کا اندھیر چھا جائے تو اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں"۔

آپ ﷺ کے فرمان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شریعت تو بچوں کو اس نقصان سے بھی بچانا چاہتی ہے جو لوگوں کو بظاہر نظر نہیں آتے تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ سوشل میڈیا کا وہ میدان جس کے شر سے اس وقت کوئی محفوظ نہیں اس میں بچوں کو شتر بے مہار چھوڑ دیا جائے، اس لئے شریعت اور موجودہ حالات دونوں کا یہ بہت اہم تقاضا ہے کہ بچوں کی آن لائن نگرانی کی جائے تاکہ وہ کسی بھی قسم کی گمراہی اور کجی سے محفوظ رہ سکیں۔

بچوں کو ہر لحاظ سے نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ فطرتاً بچے آزادی چاہتے ہیں اور ہر کام کو اپنی مرضی سے کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس مسئلہ کو معمولی نہ سمجھیں اور نگرانی کے اس عمل میں کسی قسم کی نرمی کا مظاہرہ نہ کریں اور سوشل میڈیا کے مضر اثرات سے بچانے کے لئے تمام حدود و قیود کی سختی سے پابندی کریں کیونکہ اسی سے بچے کا مستقبل محفوظ اور صحت مند ہو گا، بچے جب بڑے ہوں گے تو اس عمل پر والدین کے شکر گزار ہوں گے اس لئے والدین کے لئے ضروری ہے جس طرح بچے کی آف لائن زندگی کے بارے میں سوچتے ہیں ویسے ہی ان کی آن لائن زندگی کے بارے میں بھی سوچیں۔

بچوں نے آج نہیں تو کل آزادانہ سوشل میڈیا صارف بننا ہے، اگرچہ مختلف سوشل میڈیا سائیٹس نے اپنے صارف کے لئے کم از کم عمر کی حد تیرہ سال رکھی ہے تاہم یہ عمر بھی ایسی نہیں ہے کہ ہم آزدانہ طور پر بچے کو

سوشل میڈیا کے حوالے کر دیں، اگر اللہ تعالی یتیم کو مال سپرد کرنے کے لئے "رشد" کی شرط لگاتے ہیں[19] تو سوشل میڈیا کا خطرہ تو مال کے تلف ہونے سے کہیں زیادہ ہے لہذا ضروری ہے کہ بچوں کو آزادانہ سوشل میڈیا کے حوالے کرنے سے پہلے ان کی آن لائن نگرانی کی صورت میں تربیت کی جائے اور ان کو سوشل میڈیا کے مثبت و منفی پہلوؤں سے آگاہ کر کے ان سے مستفید ہونے اور بچنے کا طریقہ بتایا جائے تا کہ وہ مستقبل میں اچھے سوشل میڈیا صارف کا کردار ادا کر سکیں

مانیٹرنگ ایپس(Monitoring Apps) کا تعارف

مانیٹرنگ ایپس (Monitoring Apps) کو فیملی لنک ایپس Family link apps بھی کہا جاتا ہے۔ان کو تیار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بچہ سوشل میڈیا کو استعمال کرنے کے دوران بھی اپنے والدین کے ساتھ رابطے اور ان کی نگرانی میں رہے،والدین کی نگرانی کی وجہ سے ان کو "Parental Control Apps" بھی کہا جاتا ہے۔ محترم مائیکل کراس(Michael Cross) لکھتے ہیں

> "While technology has added a new layer of complexity to effective parenting, it doesn't make things hopeless. There are ways to monitor and maintain your child's activity, even when you're physically not there to help them" [20]
>
> ”اگرچہ ٹیکنالوجی نے والدین کی مشکلات میں اضافہ کیا ہے تاہم پریشان اور مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے اب بھی ایسے طریقے ہیں کہ آپ اپنے بچے سے دور رہ کر بھی اس کی نگرانی کر سکتے ہیں اور اس کی سرگرمیوں پر نظر رکھ سکتے ہیں “۔

اکثر والدین کا یہ مسئلہ ہے کہ وہ بچوں کو جدید ٹیکنالوجی سے دور بھی نہیں رکھ سکتے اور اس کے منفی اثرات سے بھی بچوں کو بچانا چاہتے ہیں، سوشل میڈیا میں مگن بچوں کے والدین کو بے شمار مسائل کا سامنا ہے جس میں ان کے لئے مناسب مواد کا انتخاب اور اس کی طرف رہنمائی، نامناسب مواد کی نشاندہی اور اس سے بچانے کا طریقہ، سوشل میڈیا کو استعمال کرنے کا دورانیہ اور آن لائن خطرات پر قابو پانا وغیرہ شامل ہیں، ان حالات میں والدین کے لئے یہ ایپس بہت مفید ہیں، یہ ایپس والدین کو یہ سہولت دیتی ہیں کہ وہ بچوں کی بہتری کے لئے کئی اقدامات کر سکتے ہیں۔

اس وقت کافی ڈیجیٹل کمپنی مختلف ناموں سے یہ سہولت فراہم کر رہی ہیں مثلاً۔

Net Nanny (www.netnanny.com)

Safe Eyes (www.internetsafety.com/safe-eyes-parental-control-software.php)
CYBERsitter (www.cybersitter.com)
WebWatcher (www.webwatcher.com)
MMGuardian (www.mmguardian.com)
Google Family Link (https://families.google.com/familylink/)

عمومی طور پر یہ ایپس دو حصوں پر مشتمل ہوتیں ہیں ایک بچے کی ڈیوائس پر اور دوسرا والدین کی ڈیوائس پر انسٹال ہوتا ہے، والدین اپنی ڈیوائس میں موجود ایپ کی مدد سے نہ صرف یہ کہ بچے کی سرگرمیوں پر نظر رکھ سکتے ہیں بلکہ اس کے لئے اصول وضوابط بھی طے کر سکتے ہیں۔

پیرنٹ مانیٹرنگ ایپس (Parent Monitoring Apps) کی مدد سے والدین نہ صرف بچوں کی عمدہ تربیت کر سکتے ہیں بلکہ اس میں موجود خصوصیات کی وجہ سے بچے کے محل ووقوع (Location) سے باخبر رہ سکتے ہیں اور ڈیوائس کی گمشدگی یا چوری کی صورت میں اس کا سراغ بھی لگا سکتے ہیں۔

ذیل میں پیرنٹ مانیٹرنگ ایپس (Parent Monitoring Apps) کی چند اہم خصوصیات کا تعارف پیش کیا جاتا ہے:

مواد کا انتخاب اور اس کی طرف بچوں کی رہنمائی ۔

اگرچہ سوشل میڈیا پر مواد شامل کرنے کی حدود وقیود موجود ہیں تاہم اس کے باوجود ایسا بے شمار مواد موجود ہے جو اسلامی اور اخلاقی اقدار کے منافی ہے اور بچوں کی کردار سازی کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے جبکہ اس مواد پر روک تھام (Restrictions) بھی مشکل کام ہے اس لئے بچوں کو آزدانہ سوشل میڈیا کے حوالے کرنا کسی بھی صورت میں مفید نہیں لہذا ان حالات میں سنجیدہ والدین کے لئے پیرنٹ مانیٹرنگ ایپس (Parent Monitoring Apps) ایک بہت بڑی سہولت ہے اس کی اہم خصوصیت بچوں کو دکھائے جانے والے مواد کی نگرانی ہے کہ وہ ملکی ومذہبی اقدار سے کس قدر ہم آہنگ ہے، اور بچوں کے لئے کتنا مناسب ہے، محترم مائیکل کراس (Michael Cross) لکھتے ہیں

"While parental controls can block and filter certain content"[21]

"پیرنٹل کنٹرول کا استعمال کرتے ہوئے آپ کافی مواد کا تجزیہ کر سکتے ہیں اور اس پر روک

بھی لگا سکتے ہیں"۔

والدین جس طرح بچوں کی تعلیم کے لئے اچھے سکول اور پہننے کے لئے عمدہ لباس کا انتخاب کرتے ہیں اسی طرح کھانے کے لئے صحت مند غذا دیتے ہیں، ان کو چاہیے کہ جدید ذرائع ابلاغ پر مواد کے انتخاب میں بھی سُستی کا مظاہرہ نہ کریں۔ کیونکہ بچے کی تربیت والدین اور مربیوں کی ذمہ داری ہے اور ان کا حق ہے کہ بچوں کو ہر ایسے عمل سے دور رکھیں جو بگاڑ کا سبب بنتا ہو، نبی کریم ﷺ کا عمل اس حوالے سے ہمارے لئے مشعل راہ ہے، ابن عباس بیان کرتے ہیں:

" كَانَ الفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ، فَجَعَلَ الفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ " [22]

"حضرت فضل بن عباس آپ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی۔ حضرت فضل بن عباس اس عورت کو دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی تو آپ ﷺ نے حضرت فضل کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا"۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بچہ اگر لاعلمی اور نادانی کی وجہ سے کسی غلط سمت جانے لگے تو ان کی سرپرستوں کی ذمہ داری ہے کہ اس کی اصلاح کریں، شریعت تو اس بات کی تلقین کرتی ہے کہ کوئی ایسی بات جو معاشرے کے لئے نقصان دہ ہو اگرچہ وہ درست بھی ہو تو اس کی اشاعت نہ کی جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ} [23]

"یہ لوگ جہاں کوئی اطمینان بخش یا خوفناک خبر سن پاتے ہیں اسے لے کر پھیلا دیتے ہیں، حالانکہ اگر یہ اسے رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچائیں تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آجائے جو ان کے درمیان اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ اس سے صحیح نتیجہ اخذ کرسکیں"۔

اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر خبر معاشرے میں عام کرنے والی نہیں ہوتی بلکہ پہلے اس کی تحقیق بھی ضروری ہے کہ آیا اسے لوگوں کے سامنے لانا ضروری بھی ہے کہ نہیں تو جب عام خبر کی یہ حالت ہے تو سوشل میڈیا پر موجود مواد کی جانچ پڑتال کی اس سے بھی زیادہ ضرورت ہے اس لئے ضروری ہے کہ سوشل میڈیا پر

موجود مواد کا قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلسل تجزیہ کیا جائے اور جو مواد مناسب ہو اسے عوام کے سامنے لایا جائے اور باقی مواد کی روک تھام (Blockage) کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

پیرنٹ مانیٹرنگ ایپس (Parent Monitoring Apps) والدین کو یہ سہولت دیتی ہیں کہ جب ان کا بچہ جدید ذرائع ابلاغ پر کچھ دیکھنے، کھیلنے، یا ڈاؤن لوڈ کرنے کا تقاضہ کرے تو سب سے پہلے مطلوبہ مواد کا جائزہ لے جایا کہ آیا وہ بچے کی ایمانی، اخلاقی اور ذہنی تربیت کے لئے مناسب بھی ہے کہ نہیں کیونکہ جدید ذرائع ابلاغ پر موجود مواد کی سفارشات [24] جو اس مواد کے تخلیق کاروں کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں اگرچہ وہ سفارشات ان کا بہترین اندازہ ہو گا تاہم ممکن ہے کہ آپ کے بچے کی عمر اور ذہنی حالت کے لحاظ سے مناسب نہ ہو [25] ۔اس لئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جدید ذرائع ابلاغ کی مصنوعات (Social media Products) کا لازمی جائزہ لیں اور اگر آپ اسے اپنے بچے کے لئے نامناسب سمجھیں تو "نہیں" کہنے میں کوئی عار محسوس نہ کریں، اور اگر وہ مناسب ہے تو بچے کو پہلے سے طے شدہ حدود و قیود میں اس سے دوسری سرگرمیوں کی طرح بھرپور لطف اندوز ہونے کا موقع دے۔

بچوں کے لئے سوشل میڈیا کا وقت مخصوص کرنا۔

مانیٹرنگ ایپس (Monitoring Apps) کا اہم فنکشن بچوں کے سوشل میڈیا ٹائم کو کنٹرول کرنا ہے۔ سوشل میڈیا کے استعمال کا بچے کی عمر کے ساتھ گہرا تعلق ہے، ابتدائی عمر میں تو بچوں کو سوشل میڈیا کے ساتھ منسلک کرنا ہی نہیں چاہیے اور انہیں سوشل میڈیا آلات سے مکمل طور پر دور رکھنا ضروری ہے جب وہ سکول جانے کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کو والدین کی موجودگی اور نگرانی میں محدود وقت کے لئے سوشل میڈیا استعمال کرنا چاہیے، جب بچے کم از کم دس سال کے ہو جائیں تو ان کو جانچ پڑتال کے بعد اگر ضرورت محسوس کی جائے تو ان کو ذاتی ڈیوائس لے کر دی جائے لیکن اس میں بھی آن لائن نگرانی بہت ضروری ہے۔

امریکن اکیڈمی آف پیڈیاٹرکس (American Academy of Pediatrics) نے بچوں کی عمر کے مطابق انہیں سوشل میڈیا ڈیوائسز استعمال کرنے کی سفارشات کیں ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:

18 ماہ سے کم عمر کے بچے کسی بڑے کی نگرانی میں اگر ضروری ہو تو صرف ویڈیو کال کے لئے۔

18 سے 24 ماہ کے بچوں کو مختصر دورانیہ کے لئے صرف تعلیمی مقاصد اور والدین کی موجودگی میں

دو سے پانچ سال تک کے بچے کو روزانہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ اور چھٹی والے دن تین گھنٹے۔

چھ سال کے بعد بچے کی دوسری سرگرمیوں کی طرف بھی توجہ دلائیں اور سوشل میڈیا ڈیوائسز کی دورانیہ کم سے کم رکھیں۔[26]

مانیٹرنگ ایپس اور پیرنٹل کنٹرول ایپس کی بہت ہی بہترین خصوصیت والدین کو یہ کنٹرول دینا ہے کہ وہ بچوں کے سکرین ٹائم کو کنٹرول کرنا ہے جس سے بچے نہ صرف سکرین کی لت سے بچتے ہیں بلکہ ان کو دیگر صحت مندانہ سرگرمیوں میں حصہ لینے کا وقت بھی مل جاتا ہے، سکرین پر زیادہ وقت صرف کرنا بچے کی ذہنی و جسمانی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔

اس سلسلے میں اگر ہم اسلامی تعلیمات پر نظر ڈالتے ہیں تو شریعت نے ہر نقصان دہ امر سے منع کیا ہے ارشاد باری تعالی ہے

{وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ} [27]

اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ"[28]

نہ کسی کو پہلے پہل تکلیف دینا جائز ہے اور نہیں بدلے کے طور پر۔

اس حدیث کی تشریح میں مولنا عطاء اللہ ساجد لکھتے ہیں

"بہت سے ایسے مسائل جو آپ ﷺ کے بعد ظاہر ہوئے، ان کو اس اصول کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے کہ اگر ایک کام سے انفرادی یا اجتماعی نقصان ہوتا ہو یا عوام کو تکلیف پہنچتی ہو تو اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے، نیز حکومت ان کاموں پر پابندی بھی لگا سکتی ہے۔[29]

آپ ﷺ کے عمل سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ بچوں کو نقصان دہ چیز سے بچانا بہت ضروری ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں:

"أَخَذَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كِخْ كِخْ» لِيَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ: «أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لاَ نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ»"[30]

"حضرت حسن بن علی نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور کو اٹھا کر منہ میں ڈال لیا، اس پر آپ ﷺ نے تھو تھو کہا تا کہ وہ اسے پھینک دے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جانتے نہیں ہو کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے"۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وَفِيه: أَن لأولياء الصغار المعاتبة عَلَيْهِم والحول بَينهم وَبَين مَا حرم الله على عباده، أَلا يرى أَنه صلى الله عَلَيْهِ وَسلم استخرج التَّمْر من الصَّدَقَة من فَم الْحسن وَهُوَ طِفْل "[31]

"اس میں یہ بات بھی ہے کہ اولیاء کو حق حاصل ہے کہ وہ بچوں کی سرزنش کریں، ان کے اور ممنوعہ چیزوں کے درمیان حائل ہو جائیں، کیا تم نے دیکھا نہیں کہ آپ ﷺ نے حسن کے منہ سے صدقہ کی کھجور کو نکال پھینکا اور تب وہ بچے تھے"۔

شریعت کے بیان کردہ دلائل سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے نقصان دہ امور سے خود کو بھی اور بچوں کو بھی بچانا ضروری ہے اس لئے سوشل میڈیا کے استعمال کے لئے بچوں کی عمر اور مصروفیت کے حساب سے اوقات مقرر کرنا شریعت کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔

سونے سے پہلے سوشل میڈیا آلات پر بندش

بچے سب سوشل میڈیا پر ہوتے ہیں تو اپنے سارے معاملات کو بھول جاتے ہیں حتی کی ان کی نیند کے اوقات بھی اس کی نذر ہو جاتے ہیں جدید ذرائع ابلاغ کے بے تحاشا استعمال کی وجہ سے بچوں کی نیند کا ڈسٹرب ہونا ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے جب کہ حقائق یہ بتلاتے ہیں کہ سوتے وقت یا سونے سے قبل جدید ذرائع ابلاغ آلات کا استعمال نیند کے پورے معاملے کا خراب کرتا ہے جس میں سوتے وقت کی حالت، گہری نیند، اٹھنے کی کیفیت اور اٹھنے کے بعد کی حالت شامل ہے ،اے پی پی (Associated Press of Pakistan) کی ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت الیکٹرونک میڈیا کی وجہ سے بچوں کی نیند کے دورانیہ میں کمی ہوئی ہے رپورٹ کے الفاظ ہیں:

"A new survey has revealed that children, aged between 6 and 17, sleep less when they leave their electronic devices switched on at night. [32] "

تازہ ترین سروے کے مطابق الیکٹرانک آلات کیوجہ سے چھ سے سترہ سال کی عمر کے بچوں کی رات کی

نیند میں واضح کمی آئی ہے۔ نیند بچوں کی بنیادی ضرورت ہے، یہ نہ صرف دن بھر کی تھکاوٹ کو ختم کرتی ہے بلکہ بچے کو اگلے دن کے کاموں کو مستعدی کے ساتھ سرانجام دینے کے قابل بناتی ہے، اس سلسلے میں ماہرین نے بچوں کی عمر کے حساب سے نیند کا دورانیہ تجویز کیا ہے جو نو(9) سے اٹھارہ(18) گھنٹوں پر مشتمل ہے۔[33]

کامن سینس میڈیا [34] {Common Sense Medi} کے 2020 کے سروے کے مطابق بچے عموماً سونے سے پہلے تک سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں اور متنوع اقسام کی ویڈیوز دیکھنے میں مگن رہتے ہیں جبکہ والدین کو اس کے غلط ہونے کا احساس تک نہیں ہے ، امریکن اکیڈمی آف پیڈیا ٹرکس(American Academy of Pediatrics) کی ایک رپورٹ کے مطابق چھوٹے مواصلاتی آلات کے رات کے وقت زیادہ استعمال کی وجہ سے بچوں کی نیند کی مقدار اور معیار دونوں میں کمی آئی ہے[35] ۔

اسلامی تعلیمات میں نیند کو اللہ تعالی کی ایک نعمت کے طور پر لیا گیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴾ [36]

اور تمہاری نیند کو تھکن دور کرنے کا ذریعہ ہم نے بنایا۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے نیند کے تذکرے کے ساتھ رات کا ذکر کر کے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ سونے کا عمدہ وقت رات کا ہے؛

﴿وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا﴾ [37]

اور وہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ اور نیند کو آرام بنایا

مفتی محمد شفیع صاحب اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

"یہاں کئی چیزیں قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ نیند کا راحت ہونا بلکہ راحت کی جان ہونا تو ہر شخص جانتا ہے مگر انسانی فطرت یہ ہے کہ روشنی میں نیند آنا مشکل ہوتا ہے اور آ بھی جائے تو جلد آنکھ کھل جاتی ہے۔ حق تعالیٰ نے نیند کے مناسب رات کو تاریک بھی بنایا اور ٹھنڈا بھی۔ اسی طرح رات خود ایک نعمت ہے اور نیند دوسری نعمت۔ " [38]

شریعت نے سونے کی ایک مکمل ترتیب دی ہے جس میں سونے پہلے طہارت، سونے کے اذکار اور نماز شامل ہے اگر ہم شریعت کے اصولوں کی پاسداری کریں تو نہ صرف ہمارے بچوں کی بلکہ ہماری نیند بھی پر سکون ہو

جائے گی اس لئے اگر ممکن ہو تو زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ بیڈ روم میں جدید ذرائع ابلاغ آلات لانے اور رکھنے کی ممانعت ہو بصورت دیگر ان کو سونے سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے بند کر دیں گوگل فیملی لنک کی رہنمائے والدین میں یہ تجویز موجود ہے:

> "To ensure a good sleeping habits it's very important to block the child's device at night". [39]
>
> بچوں میں عمدہ نیند کی عادت ڈالنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی ڈیوائسز رات کے وقت بند کر دی جائیں۔

اس سلسلے میں والدین کے لئے مانیٹرنگ ایپس بڑی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ وہ اس کے ذریعے نہ صرف بچوں کے سونے کے اوقات کو مناسب طریقے سے مرتب کر سکتے ہیں بلکہ اس حوالے سے شریعت اسلامیہ کی ہدایات پر بھی عمل کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

والدین کے کردار کی اہمیت

مانیٹرنگ ایپس (Monitoring Apps) چونکہ مربی اور والدین کی مدد کے لئے بنائی گئی ہیں اور انہوں ہی نے ان ایپس سے استفادہ کرتے ہوئے بچوں کی عمدہ تربیت کرنی ہے، تاہم یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ ایپس تنہا کچھ نہیں کر سکتی جب تک والدین اس میں فعال کردار نہیں ادا کریں گے، والدین پر لازم ہے کہ وہ بچے کے ساتھ سوشل میڈیا کے حوالے سے مسلسل بات چیت کریں اور جس مواد پر پابندی لگائیں اس کی قباحت سے بھی بچے کو آگاہ کریں۔ سوشل میڈیا کے استعمال کے حوالے سے صرف قوانین بنانے یا سختی کرنے سے معاملہ نہیں سدھرے گا بلکہ اس سلسلے میں بچوں سے باقاعدہ مشاورت کرنی چاہیے اور ان کو قرآنی اصول[40] کے مطابق عمدہ طریقے سے نصیحت کرنی چاہیے تاکہ سوشل میڈیا کے حوالے سے طے کئے گئے اصول وضوابط اور قوانین پر ان کا دل مطمئن ہو جائے اور وہ خود ان کی پابندی کرنے والے بن جائیں۔ اس سلسلے میں والدین کا یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ وہ جدید ذرائع ابلاغ کے محتاط استعمال کے حوالے سے اولاد کے لئے بے شمار پابندیوں اور قوانین کا مطالبہ کرتے ہیں اور گھر میں ان کو زبردستی لاگو اور نافذ کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں تاہم اپنی ذات کو ان اصول وضوابط سے ماوراء سمجھتے ہیں اور والدین کا یہ رویہ اولاد کو جدید ذرائع ابلاغ کے حوالے سے بے لگام بنا دیتا ہے۔

محترمہ کیرولین نور[41] {Caroline Knorr} اپنی تحریر "New Healthy Media Habits for Young Kids" میں والدین کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتی ہیں۔

> "Practice what you preach. Remember, your kids are watching you. --- Kids learn more from what we do than what we say, so make sure you're role-modeling the right habits." [42]

> جو بچوں سے کہتے ہو اس پر خود بھی عمل کرو۔ خبردار بچوں کی نظریں آپ پر ہیں--- بچے ہماری گفتگو کی بجائے ہمارے کردار سے زیادہ سیکھتے ہیں لہذا اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ بچوں میں اچھی عادات پیدا کرنے لئے عملی نمونہ آپ خود ہی ہو۔

اسلامی خاندان میں والدین کا بہت اہم کردار ہے، بچے اپنے والدین کی خاموش پیروکار ہوتے ہیں۔وہ والدین کے عمل و کردار کے گواہ ہوتے ہیں اور بچوں کی عملی تربیت میں والدین کی گفتگو سے زیادہ ان کا اپنا عمل بنیاد بنتا ہے اور ویسے بھی قریبی افراد آپ کی گفتار سے زیادہ آپ کے کردار کو دیکھتے ہیں اس لئے بچے کے سامنے والدین کا رویہ اور کردار اس درجہ کا ہونا چاہیے جس درجے کی تربیت وہ اپنی اولاد کی کرنا چاہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے مسلمانوں کی اس بات کی طرف یوں توجہ دلائی ہے کہ وہ قول و عمل میں تضاد کا شکار نہ ہو:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (2) كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾[43]

"اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔ اللہ کے ہاں یہ سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو تم کرتے نہیں"۔

قول و فعل کی اس عدم مطابقت کی وجہ سے اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کی سرزنش ان الفاظ میں فرمائی ہے:

﴿أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾[44]

اس سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ جدید ذرائع ابلاغ کے حوالے سے والدین کے رویے کہ وہ جدید ذرائع ابلاغ کیسے استعمال کرتے ہیں،، کتنا استعمال کرتے ہیں اور کیا کیا دیکھتے ہیں یہ سب کچھ اولاد کے لئے قابل تقلید ہوتا ہے اور وہ بھی اپنی جدید ذرائع ابلاغ کی زندگی ویسے ہی گزارتے ہیں لہذا اس حوالے سے والدین کو اپنے معمولات کو اس طرح ڈالیں جس طرح کے رویے کی اولاد سے توقع رکھتے ہیں۔

نتائج بحث

1. بچوں کو سوشل میڈیا سے دور نہیں رکھا جا سکتا تاہم اس کے منفی اثرات سے بچانے کے لئے مختلف تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔
2. پیرنٹ مانیٹرنگ ایپس(Parent Monitoring Apps) ان تدابیر میں سے ایک اہم تدبیر ہے۔
3. ان ایپس کی مدد سے بچوں کو نہ صرف سوشل میڈیا کے منفی اثرات سے بچایا جا سکتا ہے بلکہ ان کی ایک اچھا سوشل میڈیا صارف بننے کی تربیت بھی کی جاسکتی ہے۔
4. ان ایپس کی مدد سے بچوں کو نامناسب مواد سے بچا کر عمدہ مواد تک محدود رکھا جا سکتا ہے۔
5. ان ایپس کی مدد سے والدین بچوں کو سکرین کی لت سے بچا کر ان کو دوسری آف لائن سرگرمیوں کی طرف متوجہ کر سکتے ہیں۔
6. بچوں کو سوشل میڈیا کے منفی اثرات سے بچانے کے لئے صرف انہی ایپس پر انحصار کرنا کافی نہیں بلکہ والدین کو اپنا کردار بھی اس طرح بنانا ہو گا جس طرح بچے کی تربیت کرنا مقصود ہے۔

سفارشات

1. بچوں کو سوشل میڈیا کے منفی اثرات سے بچانے کے لئے ہر سطح پر فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔
2. بچوں کا سوشل میڈیا سے استفادہ کرنے کی صورت میں والدین کے ساتھ انسلاک ہونا چاہیے۔
3. پاکستانی آئی ٹی ماہرین کو ملکی اور اسلامی اقدار کو مد نظر رکھتے ہوئے Parent Monitoring Apps بنانی چاہیے۔
4. حکومتی سطح پر بچوں کو سوشل میڈیا کے منفی اثرات سے بچانے کے لئے قانون سازی ہونی چاہیے۔
5. والدین کی تربیت کے لئے مختلف ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد ہونا چاہیے۔
6. محکمہ تعلیم کو اسکولز کی سطح پر موبائل استعمال کرنے والے بچوں کو Parent Monitoring Apps کا پابند بنانا چاہیے۔
7. بچوں کے آزادانہ سوشل میڈیا کے استعمال کی ہر سطح پر حوصلہ شکنی ہونی چاہیے۔
8. پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا پر اس کے حق میں تشہیر ہونی چاہیے۔

9. پاکستان میں موبائل کمپنیوں کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ اپنی ہر تشہیر میں یہ بات لازمی سامنے لائیں کہ بچے والدین کی اجازت کے بغیر ان سہولیات کو استعمال نہ کریں۔

حواشی وحوالہ جات

[1] ۔ یہ کروناوائرس کی نسل سے تعلق رکھنے والے وائرس کی ایک حال ہی میں سامنے آنے والی قسم ہے، اس وائرس سے ہونے والی بیماری کی پہلی بار شناخت چین کے شہر ووہان میں ہوئی، بعد میں یہ بیماری عالمی سطح پر پھیل گئی۔ اس کے نام میں "کو" کا مطلب کرونا، "وِ" کا مطلب وائرس اور "ڈ" کا مطلب disease یعنی بیماری ہے۔

[2] :- تفصیل کے لئے دیکھئے۔ "Exploring the Impacts of COVID-19 Pandemic on Education ...." 08 Dec. 2020, https://www.researchgate.net/publication/346775876_Exploring_the_Impacts_of_COVID-19_Pandemic_on_Education_Divide_in_Pakistan.

[3] :- الدِّينُ النَّصِيحَةُ [دین خیر خواہی کا نام ہے]، بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، كتاب الإيمان، باب قول النبيﷺ: " الدين النصيحة ، ریاض: دار السلام، طبع دوم 1419ھ

[4] :- {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1] اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا۔

[5] :- أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ [آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور تم سب سے ان کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا]۔ بحوالہ۔ مسلم، بن حجاج بن مسلم، صحيح مسلم، كتاب الامارة ، باب فضيلة الإمام العادل، وعقوبة الجائر، والحث على الرفق بالرعية، والنهي عن إدخال المشقة عليهم ، حدیث نمبر 4724 ، ریاض: دار السلام، طبع دوم 1421ھ

[6]:- الفرقان:74

[7]:- الکہف:46

[8] :- ایک معروف سوشل میڈیا لکھاری ہیں جو کئی قومی اور بین الاقوامی سائیٹس کے لئے لکھتے ہیں، انسانی رویے، تعلیم اور عالمی سیاست ان کے خصوصی موضوعات ہیں

[9]"Most Common Parenting Problems In Pakistan by Fahad Saleem." https://nayadaur.tv/author/fahad-saleem/.

[10]"Glocalization of Media Education in Post-Colonial ...." 20 Jan. 2021, https://www.globalmediajournal.com/open-access/glocalization-of-media-education-in-postcolonial-countries-challenges-andprospects.php?aid=89161. :- مزید تفصیل کے لئے دیکھئے:-

[11] Iqbal, S., Zakar, R. & Fischer, F. Predictors of parental mediation in teenagers' internet use: a cross-sectional study- of female caregivers in Lahore, Pakistan. *BMC Public Health* **21,** 317 (2021). https://doi.org/10.1186/s12889-021-10349-z

[12] :- تفصیل کے لئے دیکھئے۔ Hussain, Dr & Anzar, Mohd. (2019). Parental negligence, improper parenting and enforcement of parents lead to child aggressiveness: A study. 7. 165-171.

[13] Shaiza Khan, "Impact of Mobile Phone on childhood in Pakistani society," Journal of computer & information technology, Vol.9(2),2018, 25

[14] :- التحریم:6

[15] :- مودودی،مولنا ابو الاعلی، تفسیر تفہیم القرآن جلد پنجم،2012،لاہورادارہ ترجمان القرآن

[16] مسلم،بن حجاج بن مسلم،صحیح مسلم،كتاب الامارة ،باب فضيلة الإمام العادل، وعقوبة الجائر، والحث على الرفق بالرعية، والنهي عن إدخال المشقة عليهم ، حدیث نمبر4724 ، ریاض:دارالسلام، طبع دوم 1421ھ

[17] : بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، كتاب الجنائز،باب هل يعرض على الصبي الإسلام، حدیث نمبر 1358 ،ریاض:دار السلام، طبع دوم 1419ھ

[18] : بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، كتاب بدء الخلق،باب صفة إبليس وجنوده، حدیث نمبر3280،ریاض: دار السلام، طبع دوم 1419ھ

[19] :- {فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ} [النساء: 6] پھر اگر تم ان کے اندر اہلیت پاؤ تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔

[20]Michael Cross,John Sammons, "The Basics of Cyber Safety" Amsterdam,Elsevier,2017,Chapter 10,201-202

[21]Michael Cross,John Sammons, "The Basics of Cyber Safety" Amsterdam,Elsevier,2017,Chapter 10,201-202

[22] :- بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، كتاب جزاء الصيد،بَابُ حَجِّ المَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ ، حدیث نمبر1855 ریاض: دار السلام، طبع دوم 1419ھ

[23] :- النساء:83

[24] - یعنی متعلقہ مواد کے حوالے سے معلومات کہ اس کو کس عمر اور کس طبقے کے افراد کے لئے دیکھنا مناسب ہے اور کن کے لئے مناسب نہیں ہے۔

[25] - بچوں کو کونسا مواد دیکھنا ہے اور کونسا نہیں اس کے لئے جو سفارشات تخلیق کاروں کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں ان کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیناضروری ہے کیونکہ بعض معاملات کسی اور کلچر میں درست ہوتے ہیں لیکن اسلام میں ان کی گنجائش نہیں ہوتی مثلاً، مرد وزن کا آزادنہ اختلاط، اکل خنزیر وغیرہ۔

[26]"Screen Time and Children." https://www.aacap.org/AACAP/Families_and_Youth/Facts_for_Families/FFF-Guide/Children-And-Watching-TV-054.aspx.

[27]:- البقرۃ:195

[28]:- ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجه، کتاب الاحکام، باب من بنی فی حقه ما یضر بجارہ حدیث نمبر 2341، ریاض: دار السلام، طبع اول 1999ء

[29]:- ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجه مترجم، حدیث نمبر 2341، جلد سوم، ص428 ریاض: دار السلام، طبع اول 1428ھ

[30]:- بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب ما یذکر فی الصدقة للنبیﷺ، حدیث نمبر 1491 ریاض: دار السلام، طبع دوم 1419ھ

[31]:- علامہ عینی، ابو محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، بیروت، دار احیاء التراث : جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 81

[32]"Children Sleep Less At Night With Electronic Devices ...." 02 Apr. 2020, https://www.urdupoint.com/en/pakistan/children-sleep-less-at-night-with-electronic-880973.html

[33] - ایضاً۔

[34]:- کامن سینس میڈیا{Common Sense Medi} ایک امریکی رفاعی تنظیم ہے، اس کا صدر دفتر نیویارک میں ہے، اس تنظیم کا بنیادی مقصد اکیسویں صدی کے حالات کی تناظر میں بچوں اور ان کے خاندان کی زندگی کو نہ صرف باہم مربوط کرنا ہے بلکہ اس کو بہتر بنانے کے لئے بچوں کے تمام متعلقات (والدین، اساتذہ، پالیسی ساز ادارے و افراد، اسکولز وغیرہ) تک اپنی رسائی بڑھا کر ایک ایسی دنیا تشکیل کرنا جو بچوں کے لئے بہتر اور محفوظ ہو اور ایسے بچوں کی ایک کھیپ تیار کرنا جو اس جدید ذرائع ابلاغ کے دور میں تخلیقی سوچ کے مالک، مثبت گفتگو کے عادی اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے کردار کو نباہنے والے ہوں۔، مزید تفصیل "New York Regional Office | Common Sense Media." https://www.commonsensemedia.org/offices/new-york.

"Our Mission | Common Sense Media." https://www.commonsensemedia.org/about-us/our-mission

[35] - Monique K. LeBourgeois, Digital Media and sleep in childhood and Adolescence, Pediatrics November 2017,140(suoolement_2), S92-96, 10.1542/peds,2016-1758J

[36] :- النباء:9

[37] :- الفرقان:47

[38]:- مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ادارہ معارف کراچی، 2005، جلد ششم، صفحہ 484،485

[39]"Complete guide to: setting totally secure it! - docdroid.net." https://www.docdroid.net/file/download/hJdK64Q/familylink-installation-guide-pdf.pdf.

[40]:- {ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ} [النحل: 125] اپنے رب کے راستے کی طرف دانشمندی اور عمدہ نصیحت سے بلائیں۔

[41] :- کیرولین نور{Caroline Knorr} کامن سینس میڈیا{Common Sense Media} میں والدین کی تربیت کے شعبے کی ایڈیٹر ہیں، وہ والدین کی بچوں کی میڈیا کی زندگی کے حوالے سے تربیت کا کام کرتی ہیں وہ بچوں، والدین/خاندان اور میڈیا کے درمیان کے معاملات کو بخوبی سر انجام دینے کے حوالے سے رہنمائی کرتی ہیں۔ مزید تفصیل۔"Caroline Knorr's Bio Common Sense Media." https://www.commonsensemedia.org/users/caroline-knorr/bio.

[42]"New Healthy Media Habits for Young Kids | Common Sense Media." 18 Oct. 2017, https://www.commonsensemedia.org/blog/new-healthy-media-habits-for-young-kids.

[43] :- الصف:2،3

[44] :- البقرۃ:44